

اپنی معلومات کی جانب کیجیے۔

- 1 کالوبھنگی کو کتنے روپے تنخوا ملتی ہے؟
- 2 وہ مکانی کے پرائیٹ کیوں نہیں کھا سکتا؟
- 3 کالوبھنگی سماج کے کس طبقے سے تعلق رکھتا ہے؟
- 4 کالوبھنگی کی موت کا اثر کن پر ہوتا ہے؟

20.5 افسانہ کالوبھنگی کا تقيیدی جانب

کرشن چندر کا افسانہ کالوبھنگی نہ صرف یہ کہ ان کے اہم ترین افسانوں میں شمار ہوتا ہے بلکہ اردو کے نمائندہ افسانوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ کالوبھنگی سماج کے انتہائی نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والا کردار ہے۔ کرشن چندر نے کالوبھنگی کے حوالے سے جر و اتحصال کی بنیاد پر قائم ہندوستان کے طبقاتی نظام معاشرت کی بے حد سچی اور حقیقی تصویر پیش کی ہے۔ ذیل میں ہم اس افسانے کی فلسفی و ادبی خصوصیات پر گفتگو کریں گے۔

20.5.1 کہانی

”کالوبھنگی کی کہانی ایک ایسے انسان کی کہانی ہے جو ہندوستانی معاشرے کی طبقاتی تقسیم کا شکار ہے۔ وہ ذات کا بھنگی ہے اور اس وجہ سے سماج اور معاشرے میں اسے کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔ اسپتال میں ملازم ہونے کی وجہ سے وہ ایک بے حد مصروف اور یکسانیت سے بھری زندگی گزارتا ہے۔ اسے نہ صرف یہ کہ اسپتال کے مریضوں کا بول و بر از صاف کرنا پڑتا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب کے بیٹگے پر جھاڑ و بھی لگانی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ ڈاکٹر صاحب کی گائے اور کمپاؤنڈر صاحب کی بکری کو چرانے کے لیے بھی جنگل لے جاتا ہے۔ اس کا سارا دن انہی کاموں کی نذر ہو جاتا ہے اور رات میں اپنا کھانا تیار کر کے اور اسے کھا کے سو جاتا ہے اور پھر صبح سے انہی معمولات کا آغاز ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا بیٹا (کہانی کا راوی) جو ابھی چھوٹا ہے کالوبھنگی میں بے حد دلچسپی لیتا ہے۔ بچے کی معصومیت اس طبقاتی تقسیم سے بے نیاز ہے کہ جس کا شکار کالوبھنگی ہے۔ وہ کالوبھنگی کا بھونا ہوا بھٹا بھی کھالیتا ہے اور اس کے ساتھ کھلیتا بھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی

ڈاکٹر صاحب کی گائے اور کمپاؤنڈر کی بکری بھی کالو بھنگی سے بے حد قریب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا بیٹا جوان ہو جاتا ہے اور اس کی شادی ہو جاتی ہے اب اسے کالو بھنگی سے اتنی دچپی نہیں رہتی لیکن چونکہ وہ ایک افسانہ نگار ہے اور کالو بھنگی کا کردار اسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس لیے کالو بھنگی کو وہ کہانی کا موضوع بنانا چاہتا ہے لیکن کالو بھنگی کی زندگی میں ایسی کوئی دلکشی نہیں ہے جو قاری کے لیے دچپی کا باعث بن سکے۔ ایک بھنگی کی یکساں سپاٹ بے رنگ اور غیر دلچسپ زندگی پر چاہ کر بھی کوئی کہانی نہیں لکھی جاسکتی۔ افسانہ نگار (راوی) اپنال میں ملازم دوسرے لوگوں کی زندگیوں سے کالو بھنگی کی زندگی کا موازنہ کرتا ہے اور ان کی زندگی کے چند اہم واقعات بتا کر افسانے کا راوی قاری کو باور کرنا چاہتا ہے کہ کالی بھنگی کی زندگی میں اس طرح کے واقعات نہیں ہیں کہ جن پر کہانی لکھی جاسکے۔

راوی (افسانہ نگار) کے مطابق آٹھ سال قبل کالو بھنگی مر گیا۔ جن انسانوں کی پچھلے بیس سال سے وہ خدمت کرتا آرہا تھا ان پر اس کی موت کا کوئی اثر نہیں ہوا اہاں ڈاکٹر صاحب کی گائے اور کمپاؤنڈر کی بکری کو کالو بھنگی کی موت کا بڑا صدمہ ہوا۔ کالو بھنگی مرنے کے بعد بھی افسانہ نگار کے ذہن میں زندہ رہا اور گویا اس سے اصرار کرتا رہا کہ وہ اس کی زندگی پر کوئی افسانہ لکھ دے۔ آخر کار مجبور ہو کر افسانہ نگار نے قلم اٹھایا اور کالو بھنگی کی وہ کہانی لکھی کہ جو ہو سکتی تھی مگر ہوئی نہیں۔ کالو بھنگی کی شادی، کالو بھنگی کی اولاد اور کالو بھنگی کا گھر یعنی وہ سب کچھ جو کالی بھنگی کا ہو سکتا تھا اگر ہندوستان میں طبقاتی بنیادوں پر تقسیم معاشرے نے اس سے ایک انسان کی زندگی جینے کا حق نہ چھین لیا ہوتا۔

کالوبھنگی کا کردار کرشن چندر نے بے حد خوبصورتی اور فنا رانہ مہارت سے تشكیل دیا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے واقعات سے اس کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو ابھارتے ہیں۔ کبھی وہ راست طور پر کالوبھنگی کی شخصیت کے مختلف گوشوں کو سامنے لاتے ہیں اور کبھی دسرے کرداروں کے پس منظر میں انہوں نے اس کردار کی نفسی و باطنی کیفیت نیز اس کے رویے اور جذبے کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کالوبھنگی ایک ایسا کردار ہے جو فطری کردار نگاری کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے۔ وہ نہ فلسفیوں جیسی باتیں کرتا ہے اور نہ اسے اپنے استھصال کا احساس ہے۔ وہ انتہائی دبے کچلے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی بے زبانی، اس کا جذبہ خدمت اور دوسروں کے لیے اس کا ایثار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کالوبھنگی کے ذہن و دل کی گہرائیوں تک یہ بات پیوست کردی گئی ہے کہ اسے دوسروں کی خدمت کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ وہ آگئی کے ساتھ یہ خدمت نہیں کرتا اور نہ اس امر کا بھی احساس ہے کہ دوسروں کا استھصال کر رہے ہیں۔ اہم ترین اور بنیادی ضروریات زندگی میں سے وہ صرف بھوک اور نیند ہی محسوس کرتا ہے۔ اس نے کبھی خواب نہیں دیکھے۔ وہ ایک مشین کی طرح یکساں، سپاٹ اور بے روح زندگی گزارتا ہے اور پھر ایک دن خاموشی سے مر جاتا ہے۔ کرشن چندر نے پورے افسانے میں نہ خود کالوبھنگی کی ہمدردی میں ایک لفظ کہا ہے اور نہ ہی کالوبھنگی کی زبانی وہ اس غیر منصفانہ سماجی نظام پر تنقید کرتے ہیں کہ جو کالوبھنگی کی اس حالت زار کا ذمہ دار ہے۔

افسانے میں کالوبھنگی کے علاوہ بھی کئی اور کردار ہیں۔ ان کرداروں کی حیثیت ثانوی ہے۔ ان میں خلیجی کمپاؤنڈ کا کردار اہم ہے۔ خلیجی جو ایک باذوق انسان ہے اور اچھے ادیبوں کے افسانے پڑھتا ہے۔ وہ خوبصورت مریضاوں کے سحر میں بہت جلد گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس کے ان جذبوں میں خلوص ہے لیکن ادبیت نہیں۔ کالوبھنگی اور خلیجی کے علاوہ نوراں کے کردار سے بھی کرشن چندر نے افسانے کی فضاسازی میں کام لیا ہے۔ یہ کردار بھی قاری کو متاثر کرتا ہے۔ یہ دو شیزہ گاؤں کے نمبردار اور پٹواری دونوں کے لڑکوں میں لچکی رکھتی ہے اور عشق کے تعلق سے ایک غیر یقینی صورت حال کا شکار ہے۔ اس کی اس کیفیت کا تجزیہ کرشن چندر نے بے حد خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے۔

انسانوں کے علاوہ کرشن چندر کے اس افسانے میں تین جانور بھی کردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ تینوں یعنی ایک رخی والا غرگٹا، ڈاکٹر صاحب کی گائے اور کمپاؤنڈر صاحب کی بکری کالوبھنگی کی تہائی کے ساتھی ہیں۔ کرشن چندر ان بے زبان جانوروں کے کالوبھنگی سے بے پناہ تعلق خاطر کا بیان کرتے ہوئے ان انسانوں کی بے حسی کی جانب اشارے کرتے ہیں جو کالوبھنگی سے صرف خدمت چاہتے

ہیں اور اس کے دکھ اس کے جذبات اور اس کی ضروریات سے جنہیں کوئی غرض نہیں۔ کالوبھنگی کی موت پر اگر بے چین ہوتے ہیں تو یہی
بے زبان جانور جو اس کی محبت اور خدمت گزاری کا جواب خود بھی محبت سے دیتے ہیں۔

اس افسانے کے سمجھی کردار اپنے پس منظر میں کالوبھنگی کی شخصیت کے مختلف ہلوؤں سے قاری کور و شناس کرتے ہیں۔ ان سمجھی
کا تعلق کالوبھنگی سے ہے۔ ہر منظر کے پیچھے کالوبھنگی موجود ہے۔ کالوبھنگی کا کردار ان جی کرداروں اور پورے افسانے پر چھایا ہوا ہے۔
افسانے کے آغاز میں افسانہ نگار بار بار کہتا ہے کہ اس کردار یعنی کالوبھنگی پر افسانہ لکھا نہیں جاسکتا لیکن قاری جب افسانہ ختم کرتا ہے تو
اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ افسانے کا سب سے تو ان سب سے فطری اور قابل توجہ کر ا ر کالوبھنگی کا ہی ہے۔ مصنف بظاہر کالوبھنگی سے
بیزاری کا اظہار کرتا ہے لیکن افسانے میں اس کردار کو اس طور پر سامنے لاتا ہے کہ انسان کے اختتام پر قاری کا دل کالوبھنگی کے لیے
ہمدردی سے لبریز ہوتا ہے اور بے ساختہ یہ خواہش اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے کہ ماش ہمارے معاشرے میں کوئی انسان اس طرح
مجبوراً اور استھصال کا شکار نہ ہو۔